آلو کے تجارتی مسائل اور اُن کا حل

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس (AMIS)

بسم الله الرحمن الرحيم

تعارف

آلو کی تاریخ بتاتی ہے کہ آلو پہلی دفعہ جنوبی امریکہ کے پہاڑی علاقوں میں کاشت ہوا۔ پہلے پہل کولمبیا کے زمینداروں نے آج سے 7000 سال پہلے اس کی باقاعدہ کاشت شروع کی۔ کولمبیا کے لوگ اس کی مدافعت، سٹوریج کی صلاحیت اور غذائی اہمیت سے بہت متاثر ہوئے۔ مغرب کے لوگ 1537 تک آلو سے متعارف نہ تھے۔ یورپ میں آلو تقریباً 1570 عیسوی میں پہلی دفعہ متعارف ہوا لیکن 1780 صدی عیسوی تک یورپ میں اس کی کاشت باقاعدہ نہ ہو سکی۔ آئرلینڈ کے لوگوں نے 1780 میں آلو کو اپنے ملک میں بطور خوراک متعارف کرایا۔ ابتدا میں یورپین ممالک آلو کی باقاعدہ کاشت میں پس و پیش کرتے رہے۔ بعد میں آلو کی کاشت پورے یورپ میں، بحر اوقیانوس سے لے کر شمالی امریکہ تک پورے زور و شور سے شروع ہوگئی اور بہت زیادہ پسند کیا جانے لگا اور ایک دور آیا کہ آلو یورپ میں بطور بنیادی خوراک استعمال ہونے لگا۔ پھر 1840 صدی عیسوی میں یورپ میں آلو پر ایک بیماری "آلو کے جھلساؤ" نے اتنی تباہی مچائی کہ جس سے آلو کی ساری فصل تباہ ہوگئی اور یورپ میں تاریخ کا سب سے مشہور قحط آیا جس نے آئرلینڈ کی آدھی آبادی کو ختم کر دیا۔

دنیا میں آلو کی پیداوار میں بڑی تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں، 1990 کی دہائی تک آلو زیادہ تر یورپ شمالی امریکہ اور متحدہ ہائے روس کی ریاستوں میں بویا اور استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن بعد میں ایشاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ میں کاشت کیا جانے لگا۔ 1960 میں اس کی پیداوار 30 ملین ٹن تھی جو کہ بڑھ کر 120 ملین ٹن ہوگئی اور 2005 میں ترقی پذیر ممالک نے پہلی دفعہ آلو کی پیداوار میں ترقی یافتہ ممالک کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اس وقت چین آلو کی پیداوار میں سب سے بڑا ملک بن چکا ہے اور اگر چین اور انڈیا کی پیداوار کو اکٹھا کیا جائے تو یہ آلو کی کل عالمی پیداوار کا تیسرا حصہ بنتا ہے۔

آلو کا عالمی سطح پر زیر کاشت رقبہ (ایکڑ)

نمبر شمار	ممالک	2001	2002	2003	2004	2005	2006	فیصد تبدیلی
1	چین	11664894.27	11537978.57	11180155.9	11359279	12067616.85	12112096.65	26.14
2	روس	7947551.82	7902849.621	7845742.5	7734543	7587537.261	7320436.062	15.80
3	یوکرائن	3965374.17	3934732.53	3921388.59	3845031.6	3745940.49	3616909.532	7.81
4	بھارت	3019437.09	2990031	3323629.5	3185742.12	3258145.35	3459540	7.47
5	پولینڈ	2951066.695	1985242.202	1892296.72	1762512.075	1453461.482	1475815.053	3.19
6	امریکہ	1222230.71	1270343.088	1248646.83	1166927.553	1084639.923	1115528.673	2.41
7	بیلارس	1571619.6	1359105	1300517.69	1251883.971	1140773.431	1072264.654	2.31
8	بنگلہ دیش	615274.2468	587133.36	606205.31	669025.614	806297.6901	743899.944	1.61
9	رومانیہ	683753.37	699815.52	696524.015	27671.7555	705034.4832	699541.2279	1.51
10	جرمنی	697097.31	701985.1458	709858.07	29631.8126	684247.59	677822.73	1.46
26	**پاکستان**	**250700.5083**	**260009.142**	**286232.455**	**271079.67**	**276763.2**	**290354.25**	**0.63**

میزان	34588999.85	33229225.18	33011197.6	32603328.17	32810457.75	32584208.78	70.33
باقی 145 ممالک کا میزان	14163959.71	14052112.78	13920949.3	14242670.67	14062132.35	13748945.88	29.67
دنیا کا میزان	48752959.56	47281337.96	46932146.8	46845998.84	46872590.1	46333154.65	100.00

ذرائع: عالمی ادارہ خوراک و زراعت (سال 2006)

آلو کا عالمی سطح پر زیر کاشت رقبہ

رقبہ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو چین، روس، یوکرائن، بھارت، پولینڈ، امریکہ، بیلارس، بنگلہ دیش، رومانیہ اور جرمنی بالترتیب آلو کے زیر کاشت رقبہ کے لحاظ سے پہلے دس ممالک ہیں جبکہ پاکستان آلو کے زیر کاشت کل عالمی رقبہ کا 0.63 فیصد حصہ کے ساتھ چھبیسواں نمبر پر ہے۔ اُوپر دیئے گئے گوشوارہ میں دنیا میں آلو کے زیر کاشت رقبہ کے لحاظ سے پہلے دس ممالک کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے جس میں ہر ملک کا زیر کاشت رقبہ کا عالمی سطح پر فیصد حصہ بھی دیکھایا گیا ہے۔ پوری دنیا میں سال 2006 کے دوران آلو 46.33 ملین ایکڑ رقبہ پر کاشت کیا گیا۔ اگر اُوپر دیئے گئے گوشوارے کا بغور جائزہ لیا جائے تو سال 2006 کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ دنیا میں آلو کے مجموعی زیرِ کاشت رقبہ کا 70 فیصد حصہ پہلے دس بڑے ممالک میں پایا جاتا ہے۔

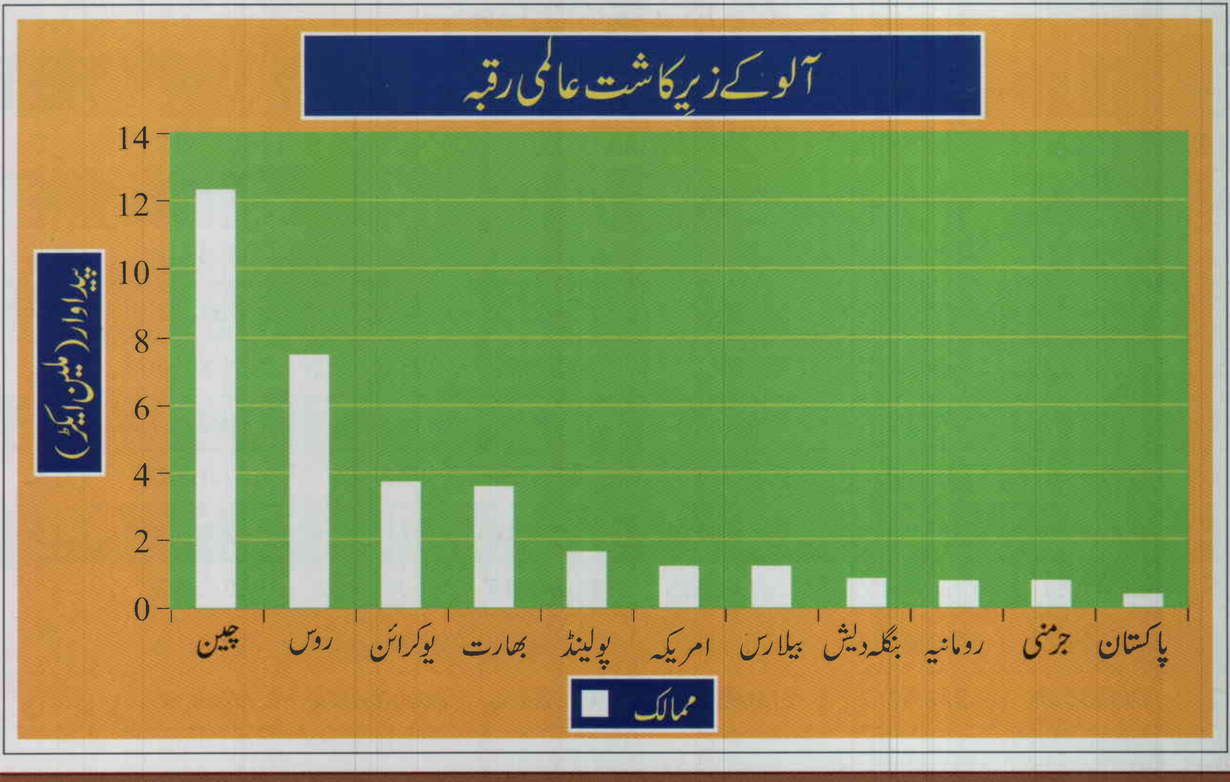

آلو کی عالمی پیداوار

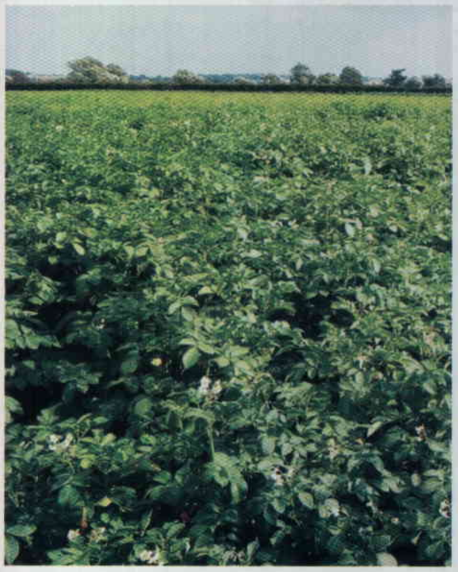

دنیا میں آلو تقریباً 145 سے زائد ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ آلو پہلے پہل یورپین ممالک کی فصل تصور ہوتی تھی اور یورپ اِسے بنیادی خوراک کے طور پر کاشت کرتا تھا لیکن عالمی ادارہ خوراک کے دیئے گئے موجودہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اب براعظم ایشاء آلو کی پیداوار میں سب سے بڑا براعظم بن چکا ہے۔ براعظم ایشاء اور یورپ سے حاصل ہونے والی آلو کی پیداوار آلو کی کل عالمی پیداوار کا 80 فیصد حصہ پر مشتمل ہے۔ چین، روس، بھارت، امریکہ، یوکرائن، جرمنی، پولینڈ، بیلارس، نیدرلینڈ اور فرانس آلو کی عالمی پیداوار میں 22.41، 12.29، 7.62، 6.28، 6.20، 3.20، 2.86، 2.65، 2.07 اور 2.02 فیصد حصہ کے ساتھ عالمی سطح پر پہلے دس ملکوں میں شمار ہوتے ہے۔ نیچے دیا گیا (گوشوارہ نمبر 2) آلو کی پیداوار میں پہلے دس ممالک اور پاکستان کا آلو کی پیداوار میں فیصد حصہ کو ظاہر کرتا ہے۔ عالمی ادارہ خوراک کے اعداد و شمار کے مطابق سال 2006 میں آلو کی کل پیداوار 313.85 ملین ٹن حاصل ہوئی۔ آلو کی عالمی پیداوار میں پاکستان سمیت دنیا کے پہلے دس ممالک آلو کی مجموعی عالمی پیداوار کا 68 فیصد سے زیادہ پیدا کرتے ہیں۔

آلو کی عالمی پیداوار (ٹن)

نمبر شمار	ممالک	2001	2002	2003	2004	2005	2006	فیصد تبدیلی
1	چین	64598152	70225841	68141774	72259385	73459607	70338000	22.41
2	روس	34965160	32870840	36746512	35914240	37279820	38572640	12.29
3	بھارت	22488400	23920000	23268700	23060100	23631300	23910000	7.62
4	امریکہ	19862270	20856270	20766100	20685670	19090750	19712630	6.28
5	یوکرائن	17343500	16619500	18453000	20754800	19462400	19467000	6.20
6	جرمنی	11916834	11491727	9915679	13043559	11624200	10030600	3.20
7	پولینڈ	19378860	15523900	13731500	13998654	10369253	8981976	2.86
8	بیلارس	7767600	7420700	8649583	9902165	8185013	8329412	2.65
9	نیدرلینڈ	7115000	7362738	6468762	7487700	6777000	6500000	2.07
10	فرانس	6077891	6874391	6348126	7255378	6604600	6354333	2.02
33	**پاکستان**	**1665660**	**1721700**	**1946300**	**1938100**	**2024900**	**1568000**	**0.50**
میزان		213179327	214887607	214436036	226299751	218508843	213764591	68.11
دوسرے بڑے ممالک		99694403	102014755.7	98636205.4	103968519.3	103343069.1	100084067.1	31.89
دنیا کا میزان		312873730	316902362.7	313072241.4	330268270.3	321851912.1	313848658.1	100.00

ذرائع: عالمی ادارۂ خوراک و زراعت (سال 2006)

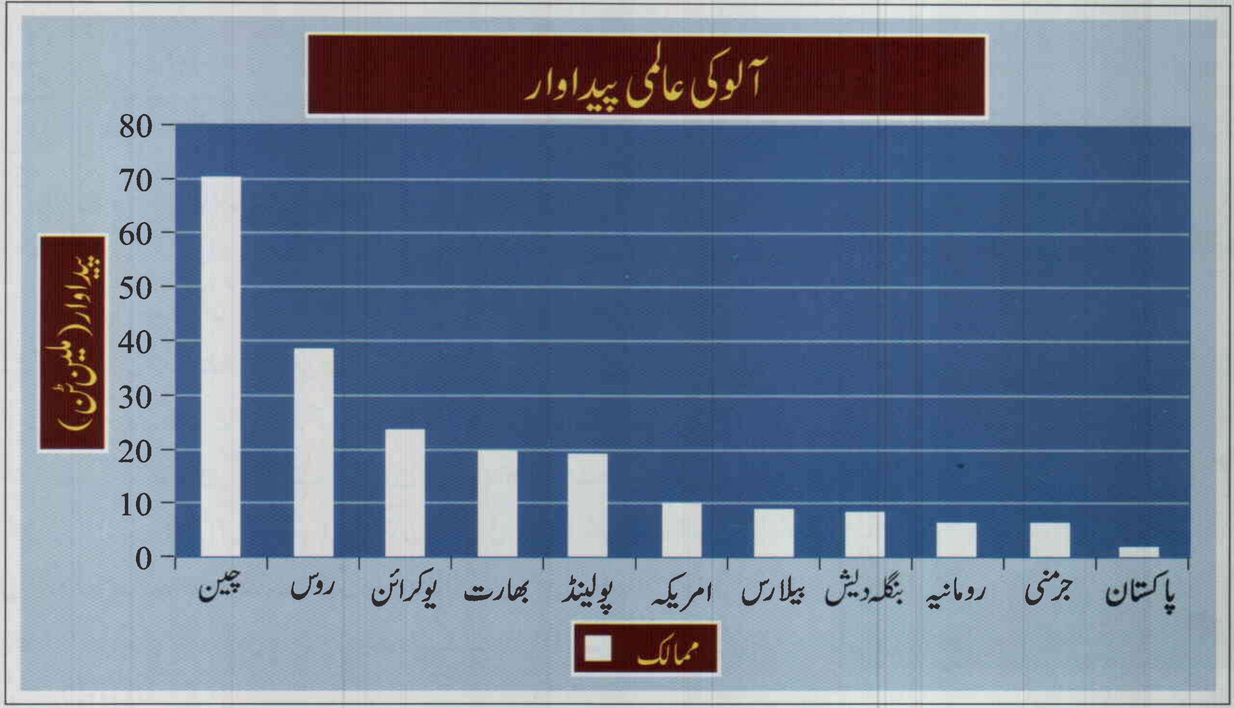

عالمی سطح پر آلو کی اوسط پیداوار

براعظم شمالی امریکہ کے ممالک جن میں امریکہ، کینیڈا اور میکسیکو وغیرہ جیسے ممالک شامل ہیں اس براعظم میں آلو کی اوسط پیداوار دنیا میں باقی براعظموں سے زیادہ ہے اور عالمی ادارہِ خوراک کے اعداد وشمار کے مطابق براعظم شمالی امریکہ میں آلو کی مجموعی اوسط پیداوار 40 ٹن فی ہیکٹر سے زیادہ ہے۔ لیکن دنیا میں نیوزی لینڈ 491.49 من فی ایکڑ اوسط پیداوار کے ساتھ پہلے نمبر پر جبکہ امریکہ 473.45 من فی ایکڑ کے ساتھ دوسرے اور نیدر لینڈ 451.76 من فی ایکڑ پیداوار کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔

عالمی ادارہِ خوراک کے اعداد وشمار کے مطابق سال 2006 میں پاکستان میں آلو کی اوسط پیداوار 144.69 من فی ایکڑ حاصل ہوئی آلو کی اوسط پیداوار میں پاکستان دنیا میں 98 نمبر پر ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو پاکستان میں آلو کی اوسط پیداوار کچھ قابلِ قدر نہ ہے۔ پاکستان کی آلو کی اوسط پیداوار نیوزی لینڈ کی اوسط پیداوار کا 29.43 فیصد بنتی ہے۔ لہذا ہمارے زرعی سائنسدانوں کو چاہیے کہ وہ آلو کی اوسط پیداوار کو بڑھائیں تاکہ زمینداروں کو آلو کی کاشت سے بہتر معاوضہ مل سکے۔ اور ایسی اقسام متعارف کروائیں جو کہ عالمی معیار کے مطابق پیداوار دے سکیں۔

عالمی سطح پر آلو کی اوسط پیداوار (من فی ایکڑ)

نمبر شمار	ممالک	2001	2002	2003	2004	2005	2006
1	نیوزی لینڈ	483.43	510.90	495.99	489.27	491.49	491.49
2	امریکہ	435.40	439.87	445.58	474.94	471.57	473.45
3	نیدر لینڈ	470.67	483.23	442.10	495.31	471.01	451.76
4	برطانیہ	436.91	478.02	442.52	460.56	470.39	437.08
5	فرانس	406.18	459.50	437.62	492.42	457.79	435.82

6	بلجیم	446.99	511.19	461.14	524.72	464.20	417.92
7	جرمنی	458.01	438.60	374.25	478.97	455.16	396.48
8	آئرلینڈ	362.42	365.12	372.76	450.16	375.99	392.63
9	ڈنمارک	437.84	432.68	424.14	430.89	427.30	382.35
10	آسٹریلیا	352.92	380.95	376.70	393.34	373.10	373.10
98	**پاکستان**	**178.01**	**177.41**	**182.18**	**191.55**	**196.02**	**144.69**

ذرائع: عالمی ادارہِ خوراک وزراعت (سال 2006)

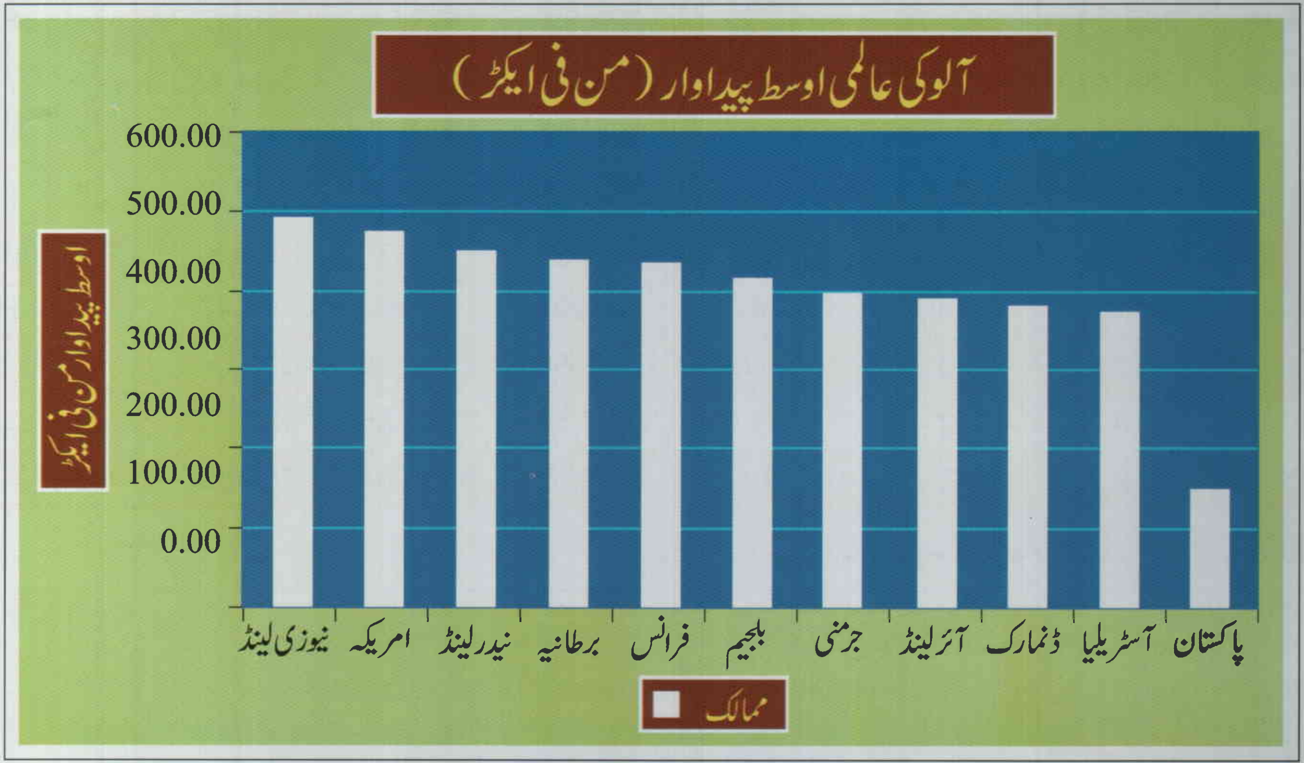

آلو کے برآمدی ممالک

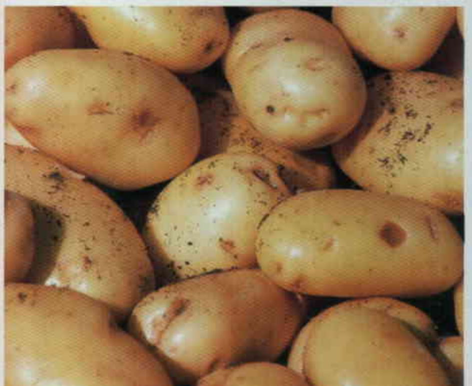

آلو کی پیداوار میں چین عالمی سطح پر پہلے نمبر پر ہے جبکہ اس کی برآمد میں چین کا آٹھواں نمبر ہے۔ جبکہ نیدرلینڈ، فرانس، جرمنی، بلجیم، کینیڈا، مصر، امریکہ، چین، سپین اور اسرائیل آلو کی برآمد میں پہلے دس ممالک ہیں آلو کی مجموعی عالمی برآمد میں پہلے دس ممالک بالترتیب 17.11,16.92,14.57,10.59,4.93,3.40,3.29,2.79,2.78 اور 2.59 فیصد حصہ رکھتے ہیں۔ نیچے دیئے گئے گوشوارہ میں آلو کی عالمی برآمد میں مختلف ممالک کا فیصد حصہ دیکھا یا گیا ہے۔ دنیا میں آلو کی برآمد میں پاکستان تینتیسویں نمبر پر ہے۔

آلو کی عالمی برآمد (ہزار ٹن)

نمبر شمار	ممالک	2000	2001	2002	2003	2004	2005	فی صد تبدیلی
1	نیدرلینڈ	1347.79	1551.57	1741.59	1814.29	1696.62	1504.2	17.11
2	فرانس	1109.5	1113.82	1023.51	1438.62	1434.34	1488.23	16.92
3	جرمنی	1354.05	1485.98	1290.25	1337.12	1320.54	1281.18	14.57
4	بلجیم	876.73	934.84	835.28	971.21	972.85	931.33	10.59
5	کینیڈا	449.56	356.48	426.16	466.52	428.07	433.51	4.93
6	مصر	48.47	185.51	229.38	296.29	381.51	298.76	3.40
7	امریکہ	324.48	291.78	315.11	270.74	220.7	289.73	3.29
8	چین	44.59	85.42	124.69	162.71	182.64	244.94	2.79
9	سپین	237.03	245.32	204.27	258.39	232.52	244.29	2.78
10	اسرائیل	85.8	84.47	148.3	205.31	394.39	227.5	2.59
33	**پاکستان**	**86.43**	**50.09**	**56.99**	**69.42**	**56.07**	**20.85**	**0.24**
میزان		5964.43	6385.28	6395.53	7290.62	7320.25	6964.52	79.20
دوسرے بڑے ممالک		1604.52	1751.56	1777.17	1841.9	1762.49	1829.26	20.80
دنیا کا میزان		7568.95	8136.84	8172.7	9132.52	9082.74	8793.78	100.00

ذرائع: عالمی ادارہ خوراک وزراعت (سال 2005)

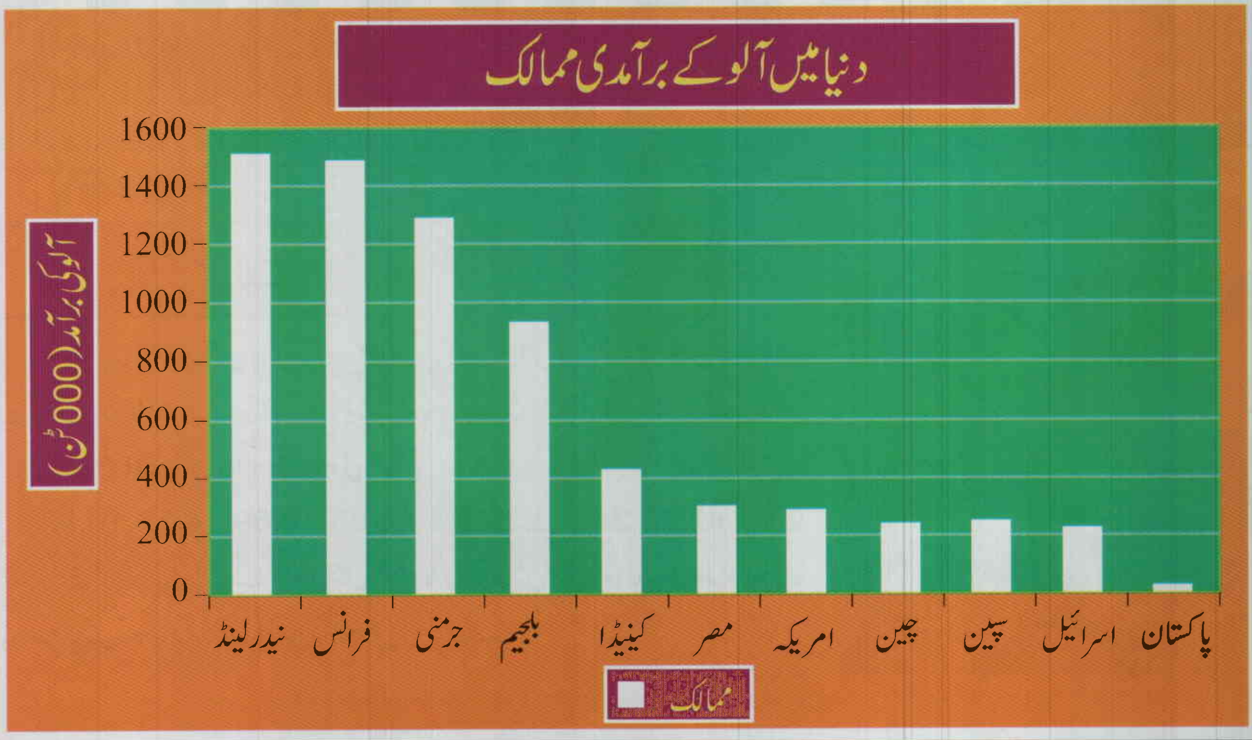

آلو کے درآمدی ممالک

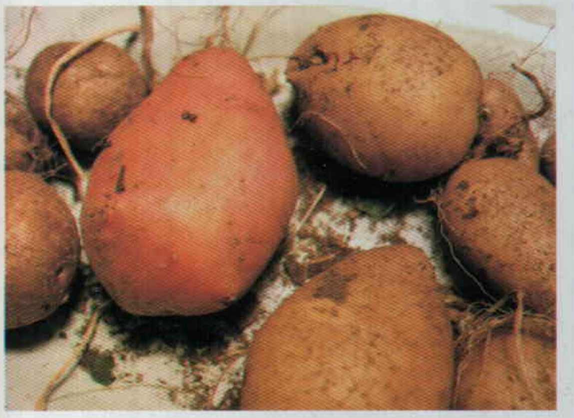

یورپین ممالک آلو کی کھپت میں دوسری دنیا کے مقابلہ میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ ان ممالک میں آلو کو بطور خوراک زیادہ پسند کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ آلو کی پیداوار میں ان ممالک کا خاطر خواہ حصہ ہونے کے باوجود ان ممالک کو اپنی ملکی کھپت کو پورا کرنے کے لئے آلو دوسرے ممالک سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ سال 2005 کے عالمی ادارہِ خوراک وزراعت کے اعداد وشمار کے مطابق نیدرلینڈ، بلجیم، سپین، اٹلی، جرمنی، انگلینڈ، روس، امریکہ، فرانس اور پرتگال عالمی درآمدی ممالک میں بالترتیب پہلے دس ممالک ہیں۔ یہ ممالک آلو کی مجموعی درآمد میں بالترتیب 17.95, 12.28, 8.28, 6.19, 5.31, 5.02, 4.16, 3.96, 2.73 اور 2.57 فیصد حصہ رکھتے ہیں۔ لہذا پاکستان کو چاہیے کہ وہ آلو کی ایسی اقسام متعارف کروائے جن کی مانگ یورپین ممالک میں ہوتا کہ پاکستان کی آلو کی برآمد بڑھ سکے اور غیر ملکی زرمبادلہ کمایا جاسکے اور کسانوں کو اُن کے آلو کا بہتر معاوضہ مل سکے۔

آلو کی عالمی درآمد (ہزار ٹن)

نمبر شمار	ممالک	2000	2001	2002	2003	2004	2005	فی صد تبدیلی
1	نیدرلینڈ	1272.35	1489.66	1768.2	1779.88	1633.57	1625.51	17.95
2	بلجیم	957.11	1065.75	1053	1009.88	1046.59	1112.29	12.28
3	سپین	481.23	562.48	527.22	680.49	778.49	750.18	8.28
4	اٹلی	501.11	497.55	530.16	584.69	616.65	560.97	6.19
5	جرمنی	501.83	516.19	471.7	559.59	538.02	481.08	5.31
6	برطانیہ	321.29	560.22	373.3	306.36	380.59	454.39	5.02
7	روس	269.39	95.78	192.98	508.02	161.23	376.58	4.16
8	امریکہ	366.36	304.39	400.58	395.71	342.49	357.49	3.95
9	فرانس	325.42	399.77	323.06	261.9	363.73	247.56	2.73
10	پرتگال	212.5	287.53	221.57	208.16	252.76	233.02	2.57
81	**پاکستان**	**9.63**	**8.8**	**9.94**	**7.56**	**4.07**	**8.5**	**0.09**
میزان		5218.22	5788.12	5871.71	6302.24	6118.19	6207.57	68.54
دوسرے بڑے ممالک		3677.04	3489.65	3758.81	3130.22	2909.27	2849.45	31.46
دنیا کا میزان		8895.26	9277.77	9630.52	9432.46	9027.46	9057.02	100.00

ذرائع: عالمی ادارہِ خوراک وزراعت (سال 2005)

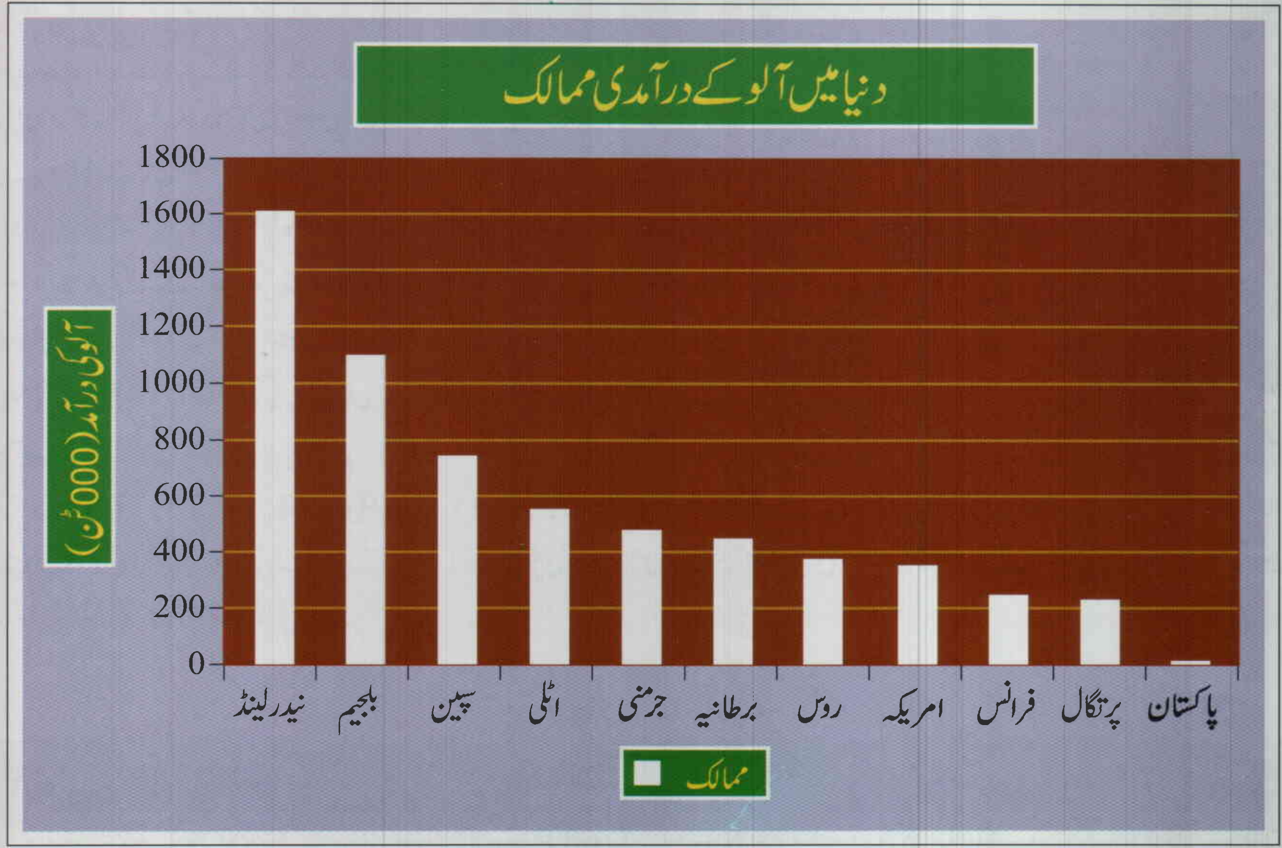

آلو کی عالمی تجارت میں مختلف درآمدی ممالک آلو کی مقامی منڈی کو تحفظ دینے کیلئے (SPS) سینیٹری اینڈ فائیٹوسنیٹری (Sanitary & Phyto Sanitary Measure) اور (TBT) Technical Barriers to trade کو بنیاد بنا کر مختلف تجارتی پالیساں مرتب کرتے ہیں۔ان عالمی قوانین کو بنیاد بنا کر بیشتر ممالک آلو اور آلو کی مصنوعات کی درآمد پر پابندی عائد کر دیتے ہیں مزید یہ کہ درآمدی ممالک ملکی انڈسٹری کو تحفظ دینے کے لئے آلو کی تیار مصنوعات پر بھاری درآمدی ڈیوٹیاں عائد کر دیتے ہیں جس سے برآمدی ممالک آلو اور اس کی مصنوعات ترقی یافتہ ممالک کو برآمد نہیں کر پاتے۔لہذا ترقی پذیر ممالک کو چاہیے کہ وہ SPS کے اُصولوں کو اپنائیں تا کہ وہ آلو اور اس کی مصنوعات کو زیادہ سے زیادہ ترقی یافتہ ممالک کو برآمد کر سکیں۔

آلو کی غذائی اہمیت

آلو ایک کثیر المقاصد غذائی فصل ہے۔جس میں نشاستہ کی کافی مقدار پائی جاتی ہے اور اس سے مختلف کھانے کی اشیاء بنائی اور مختلف طریقوں سے پیش کی جاتی ہیں۔تازہ برداشت کیے گئے آلو میں 80 فیصد پانی اور 20 فیصد خشک مادہ پایا جاتا ہے۔خشک مادہ کا 60 سے 80 فیصد حصہ گلوکوز پر مشتمل ہوتا ہے۔اس کے علاوہ آلو میں چربی کی مقدار انتہائی کم ہوتی ہے۔آلو میں چھوٹے غذائی اجزاء کے علاوہ وٹامن سی خاصی مقدار پایا جاتا ہے۔اگر آلو کو چھلکے سمیت استعمال کیا جائے تو آلو میں پائے جانے والے غذائی اجزاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اجزاء کا نام	اجزاء کا تناسب فی 100 گرام
1	وٹامن سی	13.0 ملی گرام
2	کاربوہائیڈیٹ	20.13 ملی گرام
3	فاسفورس	44.00 ملی گرام
4	پوٹاشیم	397 ملی گرام
5	پروٹین	1.87 ملی گرام
6	فلیٹ	0.1 ملی گرام
7	کیلشیم	5 ملی گرام
8	آئرن	0.31 ملی گرام
9	رائبوفالوپن	0.02 ملی گرام
10	تھائی سین	0.106 ملی گرام
11	نائی سین	1.44 ملی گرام
12	فائبر	1.8 ملی گرام

ذرائع: محکمہ زراعت ریاست ہائے متحدہ امریکہ

سال 2008 کو آلو کا سال قرار دیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ نے عالمی سطح پر بھوک کو ختم کرنے کے لئے جڑ والی سبزیوں کو ترقی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔اور اسی پسِ منظر میں سال 2008 کو آلو کا عالمی سال قرار دیا گیا ہے۔تاکہ آلو کی پیداوار عالمی سطح پر بڑھائی جا سکے یہ قدم آلو کی غذائی اہمیت کو پیش نظر رکھ کر اُٹھایا گیا ہے۔آلو دنیا میں چاول، گندم اور مکئی کے بعد چوتھی بڑی فصل ہے جس کو انسانی خوراک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔اگلی دو دہائیوں میں دنیا کی آبادی 100 ملین تک پہنچنے کا اندازہ لگایا جا رہا ہے۔لہذا دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کی غذائی ضروریات کو پورا کرنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔اس چیلنج کو آلو کی عالمی پیداوار بڑھا کر حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

آلو کی مصنوعات

دنیا میں آبادی کا زیادہ رجحان شہروں کی طرف ہونے کی وجہ سے تازہ آلو کی طلب میں کمی جبکہ اس کی تیار مصنوعات جیسا کہ چپس، فرنچ فرائز اور فروزن آلو (جمے ہوئے آلو) کی طلب میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

آلو کی مشہور مصنوعات میں
- آلو کے چپس
- فرنچ فرائی
- آلو کا سفوف
- آلو کے فلیکس
- آلو کے وائفر

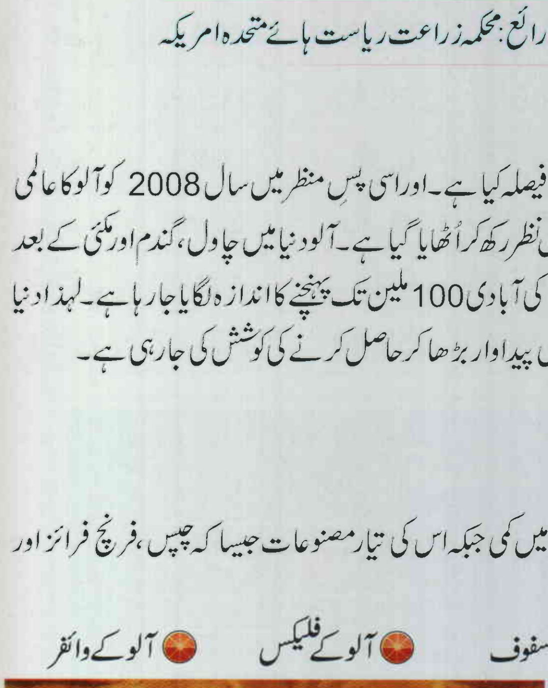

آلو کے چپس

آلو کے چپس زیادہ تر معمول کے کھانوں کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں۔آلو کے چپس گرم تیل یا گھی میں تل کر تیار کئے جاتے ہیں۔آلو کے چپس اپنے کرارے پن کی وجہ سے تمام عمر کے لوگوں میں یکساں مقبول ہیں۔

آلو کا سفوف

آلو کا سفوف پکے ہوئے آلو کے گودا سے بنایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال سوپ کو گاڑھا کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے مچھلی اور گوشت کو تلنے سے پہلے اکثر اس کی پیسٹ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ آلو کا سفوف برآمد کر کے خاطر خواہ زرِمبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔

آلو کے دانے (Granules)

آلو کے دانے مختلف کھانوں کو کرارا بنانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

پاکستان میں آلو کے زیر کاشت رقبہ

سال 2006-07 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں آلو تقریباً 0.326 ملین ایکڑ رقبہ پر کاشت کیا گیا۔ پاکستان کے آلو کے زیر کاشت مجموعی رقبہ میں پنجاب 91.66 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ سرحد، بلوچستان اور سندھ بالترتیب 2.12,5.99 اور 0.23 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔

پاکستان میں آلو کے زیر کاشت رقبہ (ہزار ایکڑ)

سال	2000-01	2001-02	2002-03	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07
پنجاب	215.23	226.60	252.55	239.94	244.14	258.23	298.85
سندھ	1.98	0.99	0.74	0.99	0.74	0.74	0.74
سرحد	23.48	23.23	24.71	23.23	23.72	24.22	19.52
بلوچستان	10.13	9.14	8.15	6.92	8.15	6.92	6.92
پاکستان	250.82	259.96	286.15	271.08	276.76	290.11	326.04

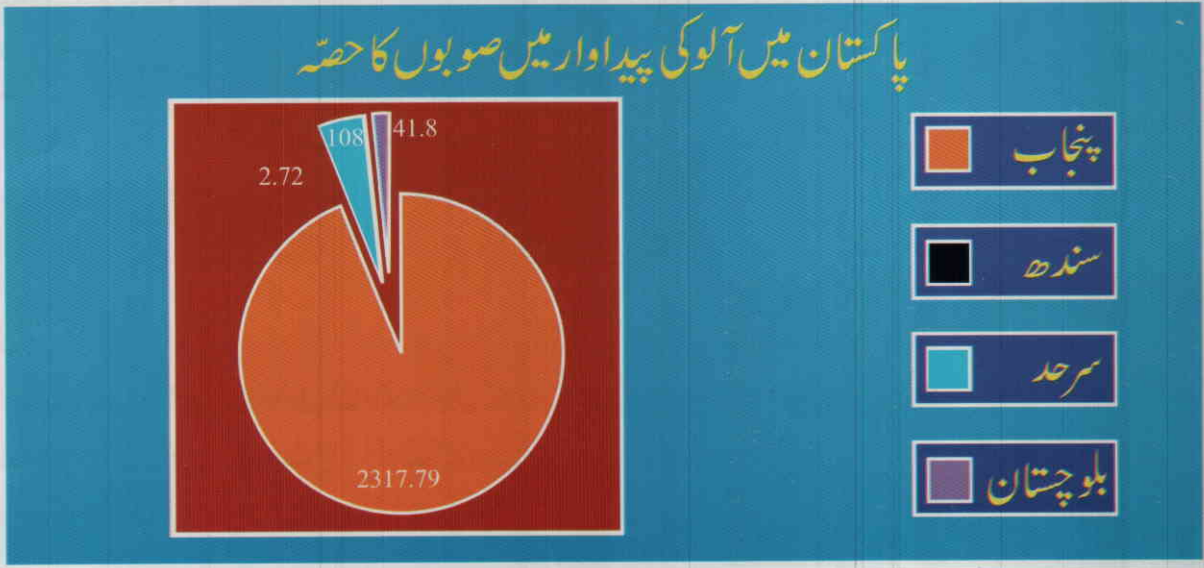

پاکستان میں آلو کی پیداوار

سال 07-2006 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں آلو کی مجموعی پیداوار 2.47 ملین ٹن حاصل ہوئی۔ آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں پنجاب 93.83 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، جبکہ صوبہ سرحد، صوبہ بلوچستان اور سندھ آلو کی پیداوار میں بالترتیب 1.69,4.37 اور 0.11 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں آلو کی پیداوار میں پچھلے کچھ سالوں سے اضافے کا رجحان ہے۔ سال 01-2000 کے اعداد و شمار کے مطابق آلو کی مجموعی پیداوار 1666 ہزار ٹن تھی جو کہ 07-2006 میں بڑھ کر 2470.31 (ہزار ٹن) ہو گئی۔

پاکستان میں آلو کی پیداوار (ہزار ٹن)

سال	2000-01	2001-02	2002-03	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07
پنجاب	1479.70	1548.80	1761.90	1775.20	1849.80	1389.60	2317.79
سندھ	7.50	2.90	2.50	2.90	2.50	2.60	2.72
سرحد	119.30	115.60	133.70	119.00	125.10	134.20	108.00
بلوچستان	59.60	54.30	48.20	41.00	47.50	41.50	41.80
پاکستان	1666.10	1721.60	1946.30	1938.10	2024.90	1567.90	2470.31

پاکستان میں آلو کی فی ایکڑ اوسط پیداوار

پنجاب میں آلو کی فی ایکڑ اوسط پیداوار پاکستان میں باقی تمام صوبوں سے زیادہ ہے جو کہ سال 07-2006 میں 193.89 من فی ایکڑ تھی جبکہ صوبہ بلوچستان اور سرحد بالترتیب 151.03 اور 138.31 من فی ایکڑ پیداوار کے لحاظ سے دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔

پاکستان میں آلو کی فی ایکڑ اوسط پیداوار (من فی ایکڑ)

سال	2000-01	2001-02	2002-03	2003-04	2004-05	2005-06	2006-07
پنجاب	171.87	170.87	174.41	184.96	189.42	134.53	193.89
سندھ	94.85	73.23	84.31	73.35	84.31	87.68	91.73
سرحد	127.05	124.41	135.26	128.08	131.84	138.54	138.31
بلوچستان	147.07	148.52	147.77	148.14	145.62	149.95	151.03
پاکستان	166.07	165.56	170.04	178.74	182.91	135.11	189.42

پاکستان میں آلو کی رسد کا دورانیہ

پاکستان میں آلو کی کاشت تقریباً تمام صوبوں میں کی جاتی ہے مگر صوبہ سندھ کا آلو کی کاشت میں حصّہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ پنجاب میں آلو نومبر سے لیکر مئی تک منڈی میں میسر ہوتا ہے۔ نومبر میں آلو کی رسد سیالکوٹ اور گوجرانوالہ سے ہوتی ہے۔ جبکہ پنجاب میں آلو کی پیداوار میں اوکاڑہ، قصور، ساہیوال، شیخوپورہ، جھنگ، شرقپور، ٹوبہ ٹیک سنگھ، لاہور، پاکپتن اور خانیوال بڑے اضلاع تصور ہوتے ہیں۔

صوبہ سرحد کا آلو منڈی میں جولائی سے لیکر اکتوبر تک میسر ہوتا ہے جولائی کے دنوں میں آلو مانسہرہ، ایبٹ آباد، بنوں اور پارہ چنار سے آنا شروع ہوتا ہے اس کے بعد سوات، بالاکوٹ، گلگت، سکردو، نوشہرہ اور مردان وغیرہ سے اکتوبر تک دستیاب ہوتا ہے۔ صوبہ بلوچستان کی فصل پیداوار کے لحاظ سے چھوٹی فصل ہے جو کہ تقریباً ایک یا ڈیڑھ ماہ (اکتوبر سے نومبر) تک منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ بلوچستان میں آلو کی فصل پشین، مستونگ، قلعہ سیف اللہ، نصیر آباد، لورالائی وغیرہ کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ آلو کی فصل کے رسد کا دورانیہ (Trade Cycle) درج ذیل گوشوارہ میں دیا گیا ہے۔

صوبہ	بڑے پیداواری علاقے	منڈی میں دستیابی کا دورانیہ
پنجاب	سیالکوٹ، گوجرانولہ	نومبر تا مئی
	شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن، لاہور، شرقپور، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، خانیوال	دسمبر تا جون
سرحد	مانسہرہ، ایبٹ آباد، بنوں، پشاور	جولائی تا ستمبر
	سوات، بالاکوٹ، گلگت، سکردو	اگست تا اکتوبر
بلوچستان	پشین، مستونگ، خضدار، قلات، زیارت	اگست تا اکتوبر

جمے ہوئے آلو کی عالمی تجارت

دنیا میں ترقی کے ساتھ ساتھ لوگوں کی کھانے کی عادات میں بھی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اب لوگ کھانے میں وہ چیزیں پسند کرتے ہیں جو کم وقت میں آسانی سے تیار ہو سکیں۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر ترقی یافتہ ممالک تازہ آلو کی بجائے جمے ہوئے آلو زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ جمے ہوئے آلو Ready to Cook ہوتے ہیں۔ اور مزید یہ کہ جمے ہوئے آلو کو لمبے عرصے تک آسانی سے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ تازہ آلو سٹوریج کے دوران اکثر میٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جمے ہوئے آلو کے میٹھا ہونے کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ سال 2005 کے عالمی ادارہِ خوراک وزراعت کے دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق تازہ آلو کی مجموعی عالمی برآمد 8794 ہزار ٹن تک پہنچ چکی ہے جو کہ آلو کی مجموعی عالمی پیداوار کا 2.73 فیصد ہے۔ جبکہ اسی سال کے دوران جمے ہوئے آلو کی مجموعی عالمی برآمد 4378 ہزار ٹن کی حد کو چھو رہی ہے۔ یہ آلو کی مجموعی عالمی پیداوار کا 1.36 فیصد بنتی ہے۔ جبکہ جمے ہوئے آلو کی برآمد تازہ آلو کی برآمد کا تقریباً 50 فیصد ہے۔

جمے ہوئے آلو کی برآمد عالمی مارکیٹ میں 3124 ملین امریکی ڈالر کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اس مارکیٹ میں زیادہ تر حصہ ترقی یافتہ ممالک کا ہے۔ سال 2005 کے عالمی ادارہِ خوراک وزراعت کے دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق ہالینڈ 27.92 حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ کینیڈا، بلجیم، امریکہ، فرانس، جرمنی اور ارجنٹائن بالترتیب 21.83، 17.53، 12.69، 5.49، 3.24 اور 2.06 فیصد حصہ کے ساتھ بالترتیب دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں نمبر پر ہے۔

جمے ہوئے آلو کے برآمدی ممالک (ہزار ٹن)

نمبر شمار	ممالک	2000	2001	2002	2003	2004	2005	فی صد تبدیلی
1	ہالینڈ	914.45	957.61	1154.39	1167.20	1167.49	122.51	27.92
2	کینیڈا	625.38	690.18	734.21	894.94	1044.04	955.72	21.83
3	بلجیم	538.64	572.80	637.65	674.87	714.57	767.55	17.53
4	امریکہ	529.96	519.90	503.24	453.05	513.48	555.44	12.69
5	فرانس	140.12	152.49	189.23	198.41	205.42	240.20	5.49
6	جرمنی	99.40	103.81	92.74	159.10	150.83	141.97	3.24
7	ارجنٹیائن	50.30	70.25	71.70	67.92	91.71	90.37	2.06
8	پولینڈ	56.21	297.99	69.90	70.85	75.14	90.18	2.06
9	نیوزی لینڈ	23.81	36.64	39.22	53.79	59.24	59.91	1.37
10	سعودی عرب	2.50	3.39	10.56	35.10	47.50	58.60	1.34
60	پاکستان	0.16	0.01	0.03	0.05	0.03	0.04	0.00
میزان		2980.93	3405.07	3502.87	3775.28	4069.45	4182.49	95.53
باقی ممالک کا میزان		150.48	154.45	170.36	170.30	192.25	195.52	4.47
دنیا کا میزان		3131.41	3559.52	3673.23	3945.58	4261.70	4378.01	100.00

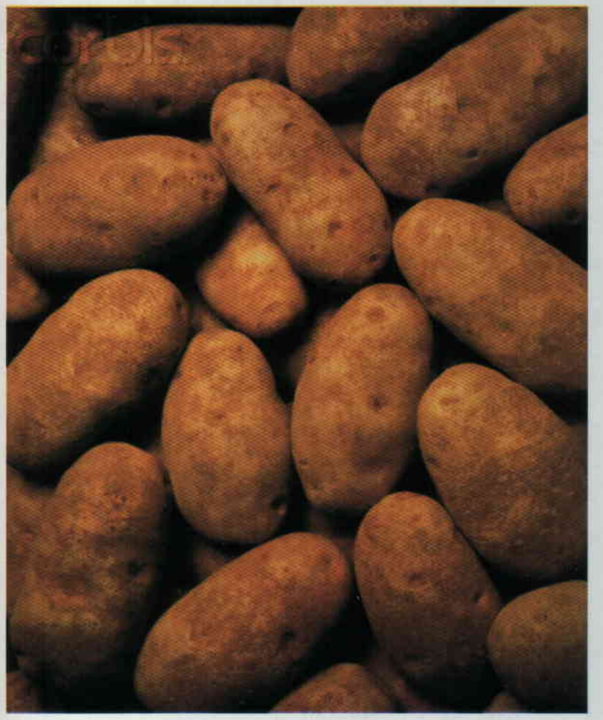

جمے ہوئے آلو کے بڑے بڑے درآمدی ممالک میں امریکہ سرفہرست جبکہ برطانیہ، فرانس، جاپان، جرمنی، سپین اور اٹلی بالترتیب بڑے ممالک ہیں۔ اسی طرح آلو کی دوسری بڑی مصنوعات میں آلو کے سفوف کا دوسرا نمبر ہے۔ آلو کا سفوف بھی کافی مقدار میں عالمی سطح پر برآمد کیا جاتا ہے۔ آلو کے سفوف کی عالمی مارکیٹ 366 ملین ڈالر پر مشتمل ہے۔ آلو کے سفوف کی درآمد میں برطانیہ سرفہرست جبکہ اٹلی، بلجیم، جاپان وغیرہ بالترتیب بڑے درآمدی ممالک ہیں لہذا پاکستان کو بھی چاہیے کہ وہ تازہ آلو کی برآمد کی بجائے آلو کی مصنوعات جیسا کہ جما ہوا آلو اور آلو کے سفوف کی برآمد پر توجہ دے تا کہ ملین امریکی ڈالر کی اس عالمی برآمدی مارکیٹ میں اپنا حصہ حاصل کر سکے۔

جمع ہوئے آلو کے درآمدی ممالک (ہزار ٹن)

نمبر شمار	ممالک	2000	2001	2002	2003	2004	2005	فیصد تبدیلی
1	امریکہ	545.16	588.43	654.98	749.20	838.37	745.65	18.21
2	برطانیہ	353.02	355.64	369.74	408.93	454.00	415.18	10.14
3	فرانس	314.38	317.79	317.82	316.03	390.78	396.21	9.67
4	جاپان	272.99	272.24	266.98	329.25	268.44	281.07	6.86
5	جرمنی	247.27	276.10	249.13	272.30	240.10	218.50	5.34
6	سپین	135.29	145.67	147.47	155.29	172.38	174.17	4.25
7	اٹلی	149.55	146.58	151.91	147.79	162.54	172.15	4.20
8	چین	98.12	113.58	115.73	107.65	126.09	116.00	2.83
9	میکسیکو	61.60	68.86	80.53	95.10	99.34	110.61	2.70
10	برازیل	77.93	86.90	88.02	76.99	89.28	100.04	2.44
پہلے دس ممالک کا میزان		2255.31	2373.79	2442.31	2568.53	2841.32	2729.58	66.65
91 پاکستان		-	-	-	1.20	0.96	1.29	0.03
دوسرے ممالک کا میزان		975.87	1345.67	1076.92	1225.23	1238.84	1364.44	33.32
دنیا کا میزان		3231.18	3719.46	3519.23	3794.96	4081.12	4095.31	100.00

آلو کے تجارتی مراحل

آلو کی برداشت

پنجاب میں آلو کی فصل آخر اگست سے لیکر اکتوبر کے دوسرے ہفتے تک کاشت کی جاتی ہے۔ یہ فصل 15 نومبر کے بعد برداشت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ فصل کو برداشت کرتے وقت چند درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے جیسا کہ

- آلو کی برداشت سے پہلے کھیت وتر حالت میں ہونا چاہیے۔ سخت زمین آلو کو زخمی کر سکتی ہے جبکہ زیادہ گیلی زمین ہونے کی صورت میں گیلی مٹی آلو کے ساتھ چمٹی رہتی ہے۔ جس سے آلو کا معیار گر جاتا ہے اور کاشتکار کو آلو کا بہتر معاوضہ نہیں مل پاتا۔
- برداشت کرنے کے لئے کھیت کو 20-15 دن پہلے پانی دینا بند کر دیں۔ اور پودے کا اُوپر والا حصہ آلو نکالنے سے 15-10 دن پہلے کاٹ دیں۔
- فصل کو پک جانے پر برداشت کیا جائے۔ کچے آلو کے چھلکے نرم ہونے کی وجہ سے فصل کا ذخیرہ کے دوران خراب ہونے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔
- فصل کو صبح کے وقت اور کم درجہ حرارت پر برداشت کریں۔ برداشت شدہ آلو کو کھیت میں سایہ دار جگہ پر رکھیں تا کہ آلو تیز دھوپ سے محفوظ رہیں۔ ورنہ تیز دھوپ سے آلو ڈھیلے پڑ جائیں گے اور منڈی میں بہتر معاوضہ نہ دیں گے۔
- آلوؤں پر لگی مٹی وغیرہ اچھی طرح صاف کر لیں۔ کٹ لگے اور بیمار آلو صحت مند آلوؤں سے کھیتوں میں ہی علیحدہ کر لینے چاہیں۔ گلے سڑے آلو ذخیرہ کے دوران صحت مند آلوؤں کو بھی خراب کرتے ہیں۔
- آلو کی برداشت ہاتھ کی بجائے، مشین سے کریں تا کہ آلو زخمی ہونے سے بچ سکیں اور فصل کا برداشت کے دوران نقصان کم سے کم ہو۔

آلو کی درجہ بندی

آلو کی اچھی قیمت حاصل کرنے کیلیئے درجہ بندی کا مرحلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔اس مرحلہ پر کاشتکار کی تھوڑی سے توجہ اُس کو بہتر معاوضہ دلاسکتی ہے۔

- کاشتکاروں کو چاہیے کہ آلو کی درجہ بندی اپنے کھیت سے ہی شروع کرے۔زخمی اور بیمار آلو کھیتوں میں ہی علیٰحدہ کروالیں۔
- صحت مند آلو علیحدہ سے پیک کریں جبکہ زخمی اور بیمار آلوؤں کو علیٰحدہ سے پیک کریں۔
- آلو کی درجہ بندی بلحاظ جسامت و معیار کریں۔درجہ بندی ہاتھ کی بجائے مشین سے کی جائے اس سے یکساں معیار کا آلو منڈی میں دستیاب ہوگا اور اچھا معاوضہ دے گا۔
- آلو کی درجہ بندی سے اعلیٰ معیار کا ایک جیسا آلو حاصل ہوتا ہے جس سے صارف کو بہتر کوالٹی کا آلو منڈی میں دستیاب ہوتا ہے۔
- گریڈنگ مشین سے تھوڑے وقت میں زیادہ آلوؤں کی درجہ بندی ممکن ہوسکتی ہے۔

آلو کی پیکنگ

آلو کی پیکنگ عموماً پٹ سن کی بوریوں میں کی جاتی ہے۔پٹ سن کی بوریوں میں زیادہ تر آلو بوری کی گنجائش سے زیادہ بھرا جاتا ہے۔جس سے آلو نقل و حمل کے دوران خراب ہوتا ہے اور بعداز برداشت نقصانات میں اضافہ ہوتا ہے۔آلو سے بھری بوری کا وزن عموماً 110 کلو گرام یا اس سے زیادہ ہوتا ہے۔اتنی وزنی بوری کی نقل و حمل بھی ایک بڑا مسئلہ ہوتی ہے۔مزید یہ کہ پٹ سن کی بوری میں ہوا کا مناسب گذر نہ ہونے کی وجہ سے آلو ذخیرہ کے دوران خراب ہونے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔لہذا کاشتکاروں کو چاہیے کہ آلو کی پیکنگ کے لئے پلاسٹک کی جالی دار بوریوں کا استعمال کریں اور اُن بوریوں کا زیادہ سے زیادہ وزن 50 کلوگرام ہونا چاہیے۔پلاسٹک کی جالی دار بوریوں میں آلو سٹوریج کے دوران خراب ہونے سے بھی محفوظ رہتا ہے کیونکہ جالی دار بوریاں پٹ سن کی بوریوں سے زیادہ ہوادار ہوتی ہیں اور ایسی بوری میں پیک آلو کا یکساں درجہ حرارت قائم کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

- ترقی یافتہ ممالک کی طرح صارف کے لئے آلو کی پیکنگ کی زیادہ سے زیادہ حد 5 سے 10 کلوگرام رکھیں۔صارف کی پیکنگ کیلیئے جالی دار پلاسٹک کے بیگ استعمال کئے جانے چاہیں۔تاکہ آلو کے معیار کو جانچنے میں آسانی ہوسکے۔
- برآمد کرنے کیلیئے اس کے بیگ کا سفارش کردہ وزن 25 کلوگرام ہے۔اس حد سے زیادہ وزن برآمد کے دوران بہت سے مسائل کا موجب بنتا ہے۔

آلو ذخیرہ کرنے کا طریقہ

آلو کا ذخیرہ کے دوران میٹھا ہوجانا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ذخیرہ کے دوران میٹھا ہونے سے بچانے کے لئے درج ذیل عوامل کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

- آلو کو ذخیرہ کے دوران میٹھا ہونے سے بچانے کے لئے اس کو 5-9 ڈگری سینٹی گریڈ پر ذخیرہ کیا جانا چاہیے۔تجربات سے ثابت ہوا کہ اس درجہ حرارت پر آلو کے میٹھا ہونے کے خدشات ممکنہ حد تک کم ہوجاتے ہیں۔

- آلو کو ذخیرہ کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کو 13-18 ڈگری سینٹی گریڈ پر ذخیرہ کیا جائے۔ لیکن اس درجہ حرارت پر آلو کے آگاؤ کو روکنے کے لئے مناسب کیمیکل کا استعمال کرنا ضروری ہوگا۔ اس مقصد کے لئے کلوروپرفارم ایک مشہور کیمیکل استعمال کیا جاتا ہے مگر اس طرح کے کیمیکل کا سپرے انسانی صحت پر برے اثرات مرتب کرتا ہے لہذا اُوپر دیا گیا طریقہ نیچے والے طریقہ سے زیادہ اچھا ہے۔
- ہوا میں نمی کا تناسب 95-90 فیصد تک ہونا چاہیے۔
- آلو کو ایسے کولڈ سٹور میں ذخیرہ کیا جائے جو کہ ہوادار اور تاریک ہو۔

آلو کی چڑھائی اور اُتروائی کا طریقہ کار

آلو کو ٹرک پر چڑھانے کے دوران اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ آلو کی بوری کو زیادہ اُونچائی سے نہ پھینکا جائے زیادہ اُونچائی سے بوری کو پھینکنے سے بوری میں پیک آلو زخمی ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹرک پر چڑھنے کے لئے پٹے کے نیچے آلو سے بھری بوریوں کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے اس بوری کا آلو مکمل طور پر خراب ہو جاتا ہے اور کھانے کے قابل نہیں رہتا لہذا اس طرح کے کاموں کی مکمل طور پر حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔

- آلو کی بوریوں کو اُٹھانے کیلئے اکثر لوہے کی کنڈی کا استعمال کیا جاتا ہے جو کہ بوری میں پیک آلوؤں کو زخمی کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے آلو کا ضیاع بڑھ جاتا ہے۔ لہذا کنڈی کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ مزید یہ کہ بوری کا وزن 50 کلوگرام سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ اتنے وزن کی بوری کو اُٹھانا آسان ہوگا اور آلو بھی زخمی ہونے سے بچ جائے گا۔

پاکستان سے آلو کی برآمد

پاکستان سے سبزیوں کی مجموعی برآمد سال 07-2006 کے دوران تقریباً 217606 ہزار کلوگرام تھی جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 94.87 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ اس کی کل مالیت 54968 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ بلحاظ مالیت برآمد کا موازنہ کریں تو پچھلے سال کے مقابلہ میں سبزیوں کی مجموعی برآمد 87.3 فیصد زیادہ ہے۔

سبزیوں کی برآمد میں آلو کی برآمد کا حصہ باقی تمام سبزیوں سے زیادہ ہے۔ بلحاظ مالیت آلو کی برآمد سبزیوں کی مجموعی برآمد میں 52.60 فیصد حصہ ہے۔ نیچے دیئے گوشوارہ میں آلو کی برآمد کا تفصیلی جائزہ دیا گیا ہے۔

سال	مقدار (ٹن)	مالیت (000) امریکی ڈالر	قیمت فی کلوگرام (امریکی ڈالر)
2000-01	58450	6656	0.114
2001-02	56987	6091	0.107
2002-03	69348	6818	0.098
2003-04	56042	5346	0.095
2004-05	20762	3119	0.150

سال 05-2004 کے دوران برآمدی آرڈر کم ملنے کی وجہ سے آلو کی برآمد بری طرح سے متاثر ہوئی۔

آلو کی برآمد میں اضافے کے اقدامات

تازہ آلو کی برآمد بڑھانے کیلئے ضروری ہے کہ

- آلو کی مناسب طریقہ سے درجہ بندی کی جائے۔ پیکنگ ایسی ہو کہ کاروباری حضرات اور صارف کو متوجہ کرے اور آلو کو دوران نقل وحمل نقصان نہ پہنچے۔
- برآمد کرتے وقت عالمی معیار کا خیال رکھا جائے۔
- اچھی اقسام حاصل کرنے کے لئے ٹشو کلچر ٹیکنالوجی کو فروغ دیا جائے۔ اور ایسی اقسام متعارف کروائی جائیں جو کہ عالمی معیار پر پوری اُترتی ہوں۔
- برآمدی پالیسی مستقل اور دیرپا ہونی چاہیے۔
- ریفر کینٹینرز کی دستیابی اور حصول میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔
- درآمدی ممالک کی طلب اور ضرورت کے مطابق آلو کی اقسام کاشت کی جائیں۔
- پاکستان کے بڑے ائیر پورٹس پر کولڈ سٹوریج کی سہولت ہونی چاہیے۔
- تازہ آلو کی بجائے اِس کی مصنوعات کی برآمد جیسا کہ جما ہوا آلو اور آلو کے سفوف کی طرف توجہ دینی چاہیے کیونکہ آلو کی مصنوعات کی برآمد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ تازہ آلو کی برآمد عالمی سطح پر کم ہو رہی ہے۔
- آلو کو برآمد کرتے وقت عالمی ادارہِ تجارت، یورو گیپ اور دیگر عالمی تقاضوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

آلو کی مارکیٹنگ کے مسائل اور اُن کے حل کی سفارشات

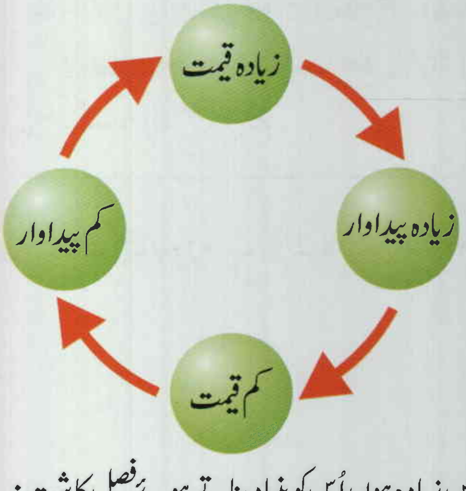

ہمارے ملک میں آلو کی کاشت میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے جس سال آلو کی زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے اُس سال آلو کی قیمتیں اتنی گر جاتی ہیں کہ کاشتکار کو اپنی لاگت بھی نہیں مل پاتی جس سے کاشتکار آنے والے سال میں آلو کاشت ہی نہیں کرتا یا اس کی کاشت کم کر دیتا ہے۔ جس سے اس سال آلو کی مجموعی ملکی پیداوار میں کمی ہوتی ہے رسد کی کمی سے قیمتیں زیادہ ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے معاوضہ بہتر ہو جاتا ہے۔ جس سے کاشتکار آنے والے اگلے سال میں آلو کے زیرِ کاشت رقبہ میں پھر اضافہ کر دیتا ہے اور نتیجتاً قیمتیں پھر اپنی انتہائی کم سطح پر آ جاتی ہیں۔ اس بات سے بچنے کا واحد ایک ہی حل ہے کہ کاشتکار اپنی فصل کی کاشت ملکی طلب کو دیکھ کر کرے تا کہ اُس کو اُس کی فصل کا بہتر معاوضہ مل سکے۔ قیمتوں میں نامناسب اُتار چڑھاؤ کو قابو میں لانے کیلئے کسانوں کو اس بات کی تعلیم دی جائے کہ جس سال میں قیمتیں زیادہ ہوں اُس کو بنیاد بناتے ہوئے فصل کاشت نہ کریں بلکہ جن سالوں میں آلو کی قیمتیں مناسب رہی اُنہی کو بنیاد بناتے ہوئے فصل کے زیرِ کاشت رقبہ کا تعین کیا جائے۔

- آلو میں بعد از برداشت نقصانات بہت زیادہ ہیں۔ اِن نقصانات کی وجوہات کا اُوپر تفصیل سے ذکر ہو چکا ہے۔ لہذا اِن نقصانات کو کم کرنے کے اقدامات اُٹھانے چاہیے۔
- پاکستان میں آلو کی درجہ بندی پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی مناسب درجہ بندی سے آلو کے کاشتکار اپنی جنس کا بہتر معاوضہ لے سکتے ہیں۔
- آلو کی پیکنگ کا مناسب خیال نہیں رکھا جاتا اور پٹ سن کی بوریوں میں گنجائش سے زیادہ آلو پیک کیا جاتا ہے جس سے بوری کا وزن 110 کلوگرام سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے جو کہ اُٹھانی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ اتنی وزنی بوری کو اُٹھانے کیلئے لوہے کی کُنڈی کا استعمال کھیت سے منڈی تک بے دریغ کیا جاتا ہے۔ جس سے بوری کے اندر موجود اکثر آلو زخمی ہو جاتے ہیں جو کہ بعد از برداشت نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ لہذا آلو کی بوری کا وزن 50 کلو گرام سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے مزید یہ کہ پیکنگ کیلئے جالی دار بوری کا استعمال ہونا چاہیے۔

- بہت سا آلو نقل وحمل کے دوران ضائع ہو جاتا ہے۔ تھوڑی سے احتیاط سے اس ضیاع پر قابو پایا جاسکتا ہے۔
- پاکستان میں کاشت کی جانی والی اقسام عالمی معیار پر پوری نہیں اُترتی لہذا ایسی اقسام متعارف کرانی چاہیے جن کی عالمی منڈی میں مانگ ہو۔
- آلو پر کاشت کے دوران بے جا سپرے سے گریز کریں اور ایسی زہریں استعمال کریں جن کی W.T.O کے تحت بنائے گئے قوانین کے مطابق ممانعت نہ ہو۔ آلو کی بیماریوں کو کنٹرول کرنے کیلئے قدرتی ذرائع استعمال کریں۔
- آلو کو برآمد کرنے سے پہلے اُس کی پیکنگ پر جنس کا نام، قسم اور وزن وغیرہ کا اندراج کریں۔
- آلو کی ملکی کھپت کو بڑھانے کیلئے آلو کی پروسیسنگ انڈسٹری کو فروغ دینا چاہیے اور اس سلسلہ میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں کو مراعات دینی چاہیں۔
- پاکستان کو تازہ آلو کی برآمد کی بجائے آلو کی مصنوعات کی برآمد پر توجہ دینی چاہیے۔ ان مصنوعات کی برآمد سے ہمارا ملک خاطر خواہ غیر ملکی سرمایہ کما سکتا ہے۔
- پاکستان میں زیادہ تر آلو دوسرے پھلوں یا سبزیوں کے ساتھ اکٹھے کولڈ سٹوریج میں سٹور کیے جاتے ہیں۔ جس سے آلو کو جو درجہ حرارت درکار ہوتا ہے نہیں مل پاتا اور آلو سٹوریج کے دوران میٹھا ہو جاتا ہے۔ لہذا میٹھا آلو منڈی میں بہتر قیمت حاصل نہیں کر پاتا اور کاشتکار کا نقصان ہوتا ہے۔ لہذا جب آلو کو سٹور کرنا مقصود ہو تو اِسے الگ سے سٹور کیا جائے تاکہ آلو سٹوریج کے دوران میٹھا نہ ہو۔
- پاکستان میں زیادہ تر کولڈ سٹوریج پرانے اور اپنی افادیت کھو بیٹھے ہیں اور اس دور میں جب توانائی کا فقدان ہے۔ ایسے کولڈ سٹوریج میں آلو کی سٹوریج مہنگی پڑتی ہے۔ لہذا ایسے کولڈ سٹوریج متعارف کروانے چاہیں جو کہ کم توانائی میں زیادہ اچھی ٹھنڈک پیدا کر سکیں۔
- آلو کی پیداوار میں Good Agricultural Practices کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ Sanitary & Photo-Sanitary کے اصولوں کو اپنانا چاہیے تاکہ آلو اور اِس کی مصنوعات کو زیادہ سے زیادہ ترقی یافتہ ممالک کو برآمد کیا جاسکے اور غیر ملکی منڈیوں تک رسائی ممکن ہو سکے۔

مزید معلومات کیلئے ہماری ویب سائٹ www.amis.pk کو ملاحظہ فرمائیں۔

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس
کی اہم خدمات

ویب سائٹ www.amis.pk کا قیام

تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس

سیمینار اور ورکشاپس

کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ

زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب

ٹال فری فون نمبر 0800-51111

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس (AMIS)

نظامتِ زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب 21 ڈیوس روڈ لاہور

فون نمبر: 042-9201094, 9200754